امجد فرید صابری کی اس دنیائے فانی سے روانگی

غلام فرید صابری فنِ قوالی کے زبردست اور برادرانِ صابری کے اہم اور نہایت فعال اور ہونہار ممبر تھے۔ آپ کے فرزند نیک امجد فرید صابری، آپ کے نقشِ قدم پر چلتے چلتے، پاکستان کے ایک کامیاب صوفی قوال، نعت خواں اور نغمہ طراز بنے۔

آپ کے پرستار ہندوپاک کی سرحدوں میں قید نہیں بلکہ کرۂ ارض کے گوشے گوشے میں پائے جاتے ہیں۔ آپ اکثر و بیشتر اپنے والدِ ماجد اور محترم چچا کی لکھی ہوئی قوالیاں گوش گزار کراتے تھے اور ایک اعلیٰ پائے کے قوال بن کر ساری دنیا پر چھا گئے۔ دلوں میں کسک پیدا کرنے والے آپ اور برادرانِ صابری کے گائے ہوئے صوفیانہ کلام عوام وخواص میں بہت پسند کئے گئے ہیں خصوصاً ''بھر دو جھولی''، ''تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم'' اور ''مرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا''۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی رحلت کے بعد بھی، آپ ہمیشہ یادوں کے گلستان میں بسے رہیں گے۔

۲۲ جون ۲۰۱۶ء کو سرزمینِ پاکستان، کراچی کے جنوبی حصہ میں، لیاقت آباد میں، وقتِ عصر ایک جان لیوا حادثہ پیش آیا جہاں دو موٹر سائیکل سواروں نے شہنشاہِ قوالی، امجد بھائی کی گاڑی پر فائیرنگ کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے موت کی آغوش میں سلا دیا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب آپ اپنی رہائش گاہ سے نکل کر نجی ٹیلی وژن پر رمضان کے موقع پر پروگرام پیش کرنے جا رہے تھے۔

آپ کی شہادت انسانیت کے نام پر ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ آپ جنہوں نے ہمیشہ محبت، خلوص اور خاکساری کا پیغام رسائی کی، خود قتل و غارت کا شکار بنے۔ حالانکہ حاسدوں اور ظالموں نے امجد صابری کو اس دنیائے فانی سے جدا کر دیا مگر محبت کا جو پیغام آپ نے لوگوں کے دلوں میں نقش کیا ہے، وہ کبھی بھی نہ مٹے گا۔

آپ کی آواز دلوں میں نشتر بن کر چبھ رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ دل میں ایک ہی صدا نکل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم مظلوم امجد صابری کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و افضل مقام عطا کرے، ان کی قبر کو قیامت تک اپنے نور سے بھرا رکھے اور اہلِ خانہ کو صبرِ جمیل کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ آمین!!!!

جانے والے کو نہ روکو کہ بھرم رہ جائے
تم پکارو بھی تو کب اس کو ٹھہر جانا ہے

جب سے اس نے شہر کو چھوڑا ہر رستہ سنسان ہوا
اپنا کیا ہے، سارے شہر کا ایک جیسا نقصان ہوا

رفیقِ زندگی تھی، اب انیسِ وقتِ آخر ہے
ترا اے موت ہم یہ دوسرا احسان لیتے ہیں

ہر نفس عمرِ گذشتہ کی ہے میت فانی
زندگی نام ہے مر مر کے جیے جانے کا

بولی وڈ کے نامور نغمہ نگار اور شاعر ندا فاضلی کی وفات

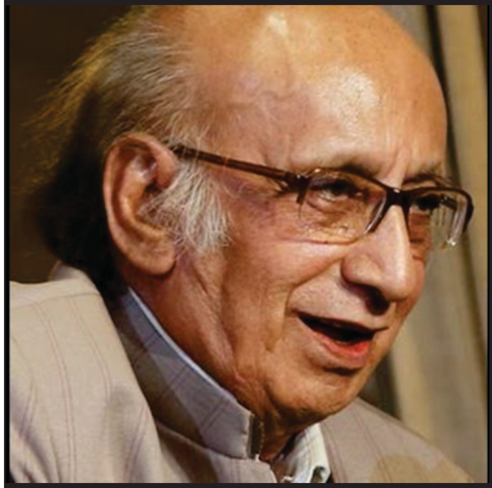

۸ فروری ۲۰۱۶ء، مشہور و معروف اردو غزل گو شاعر اور بولی وڈ کے نامور نغمہ نگار مقتدا حسن ندا فاضلی صاحب سانس لینے میں رکاوٹ اور دل کے خطرناک صدمہ کی وجہ اس دنیائے فانی کو خیرباد کہہ دیا۔ آپ کی عمر ۷۸ کی تھی اور اپنے پیچھے اپنی اہلیہ اور ایک بیٹی چھوڑ گئے۔ آپ ۱۹۳۸ء میں دہلی کے ایک کشمیری گھرانے میں پیدا ہوئے مگر بٹوارے کے بعد جب ان کے والدین نے پاکستان جانے کا فیصلہ کیا تو آپ ہندوستان کے ہی ہو رہے۔ ۱۹۶۴ء میں آپ نے ممبئی آکر بولی وڈ کے میدان میں قدم رنجہ فرمایا اور اس عہد کے اعلیٰ پائے کے جریدوں کے لئے مضامین لکھے۔ آہستہ آہستہ آپ ہندوستانی فلموں کے لئے نغمے بھی قلمبند کرنے لگے۔ اس طرح آپ کامیابی وکامرانی کا زینہ چڑھے اور لاتعداد و بے شمار لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی۔

ندا فاضلی کی موت نے بلاشک وشبہ موسیقی کی دنیا میں ایک خلا پیدا کر دیا جس کی تلافی کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ جس محبت سے اپنے نغمے سجاتے ہیں وہ دنیائے موسیقی میں بہت پسند کئے جاتے ہیں اور اب اس کی کمی ضرور محسوس ہوگی۔ آپ کے والدِ ماجد بھی اردو کے ایک اچھے غزل گو شاعر تھے، جنہوں نے اس خوبصورت زبان میں غزلیں، نظمیں اور دوہے تحریر کئے۔ ندا فاضلی کے مشہور کلام ''کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا''، ''تو اس طرح سے مری زندگی میں شامل ہے''، ''آ بھی جا، اے صبح آ بھی جا'' اور ''ہوش والوں کو خبر کیا زندگی کیا چیز ہے''، ایک صدی تک یادوں کے گلستان میں تازہ رہیں گے۔ آپ کو ساہتیہ اکادمی آورڈ اور پدما شری آورڈ سے بھی نوازا گیا ہے۔

ندا فاضلی صاحب نے اکثر بی۔ بی۔ سی ہندی ویب سائٹ کے لئے کالم لکھے ہیں اور آپ مرزا غالبؔ کے کلام کی بڑی پذیرائی کرتے تھے۔ آپ مختلف مزاج کے شاعر ہیں اور آپ کا ماننا ہے کہ نغمہ نگار کسی شاعر اور پینٹر کی طرح ہوتا ہے۔ آپ کا پہلا مجموعۂ کلام ۱۹۶۹ء میں منظرِ عام پر آیا جس میں بچپن کی تصاویر جا بجا ملتی ہیں۔ آپ کے کلام میں بچپن کی یادوں کے دوش بدوش زندگی کے پیچ وخم، انسانی رشتوں کی بوقلمونیاں، عمل اور پیغام کا درمیانی فرق بکھیرتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ نے اردو کے علاوہ ہندی اور گجراتی میں کل ۲۴ کتب تحریر کیں۔

غرضیکہ ندا فاضلی کا اس دنیا سے کوچ کر جانا اردو زبان کے علاوہ ہندوستانی ادب کے لئے ایک بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین!!!!

تنہا تنہا ہم رو لیں گے، محفل محفل گائیں گے
جب تک آنسو ساتھ رہیں تب تک گیت سنائیں گے
تم جو سوچا، وہ تم جانو، ہم تو اپنی کہتے ہیں
دیر نہ کرنا گھر جانے میں ورنہ گھر کھو جائیں گے
ندا فاضلی